ادیان کی حقیقت اور دین حق

فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر حافظ عبدالرشید اظہر حفظہ اللہ اسلام آباد

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد' ان الدین عند اللہ الاسلام

ادیان دین کی جمع ہے' عربی زبان میں یہ ایک کثیر المعنی لفظ ہے' اس کا ایک مفہوم غلبہ و اقتدار' مالکانہ تصرف اور فرمانروائی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ولہ ما فی السماوات والارض ولہ الدین واصبا افغیر اللہ تتقون (النحل ۵۲) اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اس کا ہے اور اس کا تسلط قائم ہے' تو کیا تم اللہ کے علاوہ اوروں سے ڈرتے ہو۔ دوسرا مفہوم اطاعت شعاری اور فرمانبرداری کا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وقاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ ویکون الدین کلہ للہ (الانفال ۳۹) اور ان کافروں سے جنگ کرتے رہو یہاں تک کہ فساد باقی نہ رہے اور اللہ کی مکمل اطاعت ہونے لگے۔ اور اس کا ایک مفہوم جامع اور ان سب کو شامل ہے' جس کے مطابق دین معبود کی ذات وصفات کے متعلق عقائد ونظریات اور ان سے پھوٹنے والے طریق عبادت اور طرز زندگی اور نظام اخلاق سے عبارت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

الیوم یئس الذین کفروا من دینکم فلا تخشوھم واخشون الیوم أکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الإسلام دینا (المائدہ ۳) آج کے دن کافر تمہارے دین یعنی نظام زندگی سے ناامید ہو گئے ہیں سو تم ان سے مت ڈرو اور صرف مجھ ہی سے ڈرتے رہو۔ آج ہم نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمت (ہدایت) تم پر پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو بطور دین (نظام زندگی) پسند کیا ہے۔ قرآن حکیم میں ارشاد ہے:

لکم دینکم ولی دین (الکافرون ٦) "تمہارے لئے تمہارا دین اور میرے لئے میرا دین" یعنی ہمارا تمہارا دین الگ الگ ہے اس لئے کہ ہمارے تمہارے عقائد و نظریات میں بھی اختلاف ہے اور طریق عبادت میں بھی اور روزمرہ زندگی کے امور ومعاملات میں بھی اور یہ امر تو ہر صحیح العقل اور سلیم الفطرت شخص کے نزدیک مسلّم ہے کہ حق اور دین حق ایک ہی ہو سکتا ہے اور ایک ہی ہے' حقائق باہم متصادم اور متعارض نہیں ہو سکتے' کائنات کے اس وسیع نظام میں حیران کن یکجہتی' ہم آہنگی اور استحکام اس بات کی واضح دلیل ہے کہ اللہ وحدہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں' اس کے سوا کوئی اس کائنات کا خالق ہے نہ مدبر اور نہ متصرف۔ فرمایا:

لو کان فیھما آلھۃ الا اللہ لفسدتا (الانبیاء ۲۲) اگر زمین وآسمان میں اللہ کے سوا اور معبود ہوتے تو یہ درہم برہم ہو جاتے۔ ایسے ہی اس نظام کی تخلیق اور اس کی بقاء میں بھی اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں۔ فرمایا:

قل أرأیتم ما تدعون من دون اللہ أرونی ماذا خلقوا من الأرض أم لھم شرک فی السمٰوات إیتونی بکتٰب من قبل ھذا أو أثٰرۃ من علم إن کنتم صدقین (الاحقاف ۴) کہو کہ بھلا تم نے ان چیزوں کو دیکھا ہے جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو' ذرا مجھے بھی تو دکھاؤ کہ انہوں نے زمین میں کونسی چیز پیدا کی ہے یا آسمانوں میں ان کی شراکت ہے اگر سچے ہو تو اس سے پہلے کی کوئی کتاب میرے پاس لاؤ یا علم (انبیاء میں) سے کچھ (منقول) چلا آتا ہو (تو اسے پیش کرو) اسی طرح اس ذات

ذرائع ابلاغ اور وسائل تبلیغ کا حقیقی استعمال دین حق کی تشریح و وضاحت اور نشر و اشاعت ہے

وحدہ لاشریک لہ تک پہنچانے والا راستہ بھی صرف ایک ہی ہے۔ ارشاد فرمایا:

هذا صراط علي مستقيم

(الحجر) مجھ تک پہنچانے کا یہی سیدھا راستہ ہے۔

اللہ تعالیٰ تک رسائی کا صحیح اور فطری راستہ صراطِ مستقیم ابتداءِ خلق سے لیکر کائنات کے ہر زمانہ اور ہر گوشہ میں ایک ہی رہا ہے۔ دنیا بھر کے اہل علم و فضل اور اصحاب بصیرت اسی ذات والا صفات کا قرب حاصل کرنے کیلئے تگ و دو کرتے رہے۔ ان میں کچھ ایسے اصحاب کمال بھی تھے جن کی سلاحیت وصالحیت دیکھ کر لوگوں کو یہاں تک غلط فہمی ہوئی کہ انہوں نے ان کو عبادت کیلئے پکارنا شروع کر دیا فرمایا:

أولئك الذين يدعون يبتغون إلى ربهم الوسيلة أيهم أقرب ويرجون رحمته ويخافون عذابه إن عذاب ربك كان محذورا۔

(الاسراء ۵۷) یہ لوگ جن کو (اللہ کے سوا) پکارتے ہیں ان کو بلا دیکھو وہ خود اپنے پروردگار کے ہاں ذریعہ (تقرب) تلاش کرتے رہتے ہیں کہ کون ان میں (اللہ کا) زیادہ مقرب (ہوتا) ہے اور اس کی رحمت کے امیدوار رہتے ہیں اور اسکے عذاب سے خوف رکھتے ہیں۔ بلاشبہ تمہارے پروردگار کا عذاب ڈرنے کی چیز ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جا بجا اس امر کی وضاحت فرمائی ہے کہ اللہ کے جتنے پیغمبر آئے سب کی راہ ایک ہی تھی۔ ایک ہی عالمگیر قانونِ سعادت کی تعلیم دینے والے تھے' یہ عالمگیر قانونِ سعادت دین اسلام ہے' ایمان اور عمل صالح کا دین' ایک اللہ کی عبادت اور اس کے بھیجے ہوئے رسول کی اطاعت' اس کا مصدر و منبع بھی ایک ہی ہے اور اس کو لانے اور پھیلانے والے بھی ایک ہی نوعیت کے لوگ تھے۔ جن کا سلسلہ خاتم النبیین ﷺ پر ختم ہوا۔ ارشاد نبوی ہے: **عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ أنا أولى الناس بعيسى ابن مريم في الدنيا والآخرة والأنبياء إخوة لعلات أمهاتهم شتى ودينهم واحد** (رواه البخاري) "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا و آخرت میں عیسیٰ بن مریم کا میں ہی سب سے زیادہ قریبی تعلق دار ہوں' انبیاء علاتی بھائی ہیں ان کی مائیں مختلف ہیں دین ایک ہی ہے۔" اس کے علاوہ جو کچھ بھی دین کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے وہ دین حق اور دین مقبول نہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ان الدين عند الله الاسلام وما اختلف الذين اوتوا الكتاب الا من بعد ما جاء هم العلم بغيا بينهم (آل عمران ۱۹) "دین تو اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے اور اہل کتاب نے جو اس دین سے اختلاف کیا تو علم حاصل ہونے کے بعد آپس میں ضد سے کیا"۔ وگرنہ اصل دین محکم واضح دلائل پر مبنی ہے اور سب کو اسی کا پابند اور مکلف بنایا گیا تھا۔ چنانچہ فرمایا:

وما أمروا إلا ليعبدوا الله مخلصين له الدين حنفاء ويقيموا الصلاة ويؤتوا الزكاة وذلك دين القيمة (البینۃ ۵) "ان کو حکم تو یہی ہوا تھا کہ اخلاص کے ساتھ اللہ کی عبادت کریں یکسو ہو کر اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں اور یہی سچا اور قائم رہنے والا دین ہے"۔ سچا دین ہمیشہ سے ایک ہی ہے اس میں اختلاف اس طرح ہوا کہ کچھ لوگوں نے اپنی خواہشات نفس کے مطابق معبود تراش لئے اور کچھ توہم پرستی کا شکار ہو گئے۔ چنانچہ فرمایا:

إن يتبعون إلا الظن وإن هم إلا يخرصون (الانعام ۱۱۶) "یہ لوگ محض ظن فاسد کے پیچھے چل رہے ہیں اور بے ہنگم منصوبہ بندی سے کام لے رہے ہیں"۔ کچھ لوگوں نے تعلیمات الٰہیہ کا ایک حصہ فراموش کر کے پس پشت ڈال دیا اور اس کے نتیجہ میں ذلیل و رسوا ہوئے اور کچھ لوگوں نے ایسے امور دین میں داخل کر دیئے جو اس میں نہ تھے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ورهبانية ابتدعوها ما كتبناها عليهم إلا ابتغاء رضوان الله فما رعوها حق رعايتها فآتينا

الـذيـن آمنوا منهم أجرهم و كثير منهم فاسقون (الحدید ۲۷)''اور رہبانیت کی بدعت تو انہوں نے نکالی ہم نے تو ان کو اس کا حکم نہیں دیا تھا۔مگر (انہوں نے اپنے خیال میں) اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے (خود ہی ایسا کر لیا تھا) پھر جیسا اس کو نبھانا چاہیے تھا نباہ بھی نہ سکے' لپس جو لوگ ان میں سے ایمان لائے ان کو ہم نے ان کا اجر دیا اور ان میں بہت سے نافرمان ہیں''۔ اس طرح دین حق اور بالمقابل مختلف ادیان معرض وجود میں آ گئے اور ہر فریق اپنے پاس موجود دین نامی چیز پر خوش ہے۔ کچھ بزعم خویش دانش ور اللہ کے نازل کردہ دین کامل' دین اسلام کو ناقص اور ناقابل عمل باور کروار ہے ہیں اور اپنے وضع کردہ استحصالی نظاموں کو انسانیت کی فلاح و بہبود اور ترقی کا ضامن قرار دے رہے ہیں' جو سراسر دھوکہ اور جاہلیت جدیدہ کی بدترین غلامی ہے۔ اب یہ بات ڈھکی چھپی نہ رہی کہ ان دانشوروں اور بزعم خویش عالمی رہنماؤں اور انسانی آزادی کے ٹھیکیداروں کا مقصد دنیا بھر کے پس ماندہ اور ظلم و جور' بھوک اور افلاس میں پسے ہوئے لوگوں کو اپنی نوآبادی بنا کر انہیں مزید تختہ مشق بنانا اور ان کی باقی ماندہ ثروت و اثاثات کو لوٹنا ہے' اس عالمی ظلم و ستم اور استحصال کا مداوا صرف اور صرف دین حق کی تلاش و جستجو اور پھر اس پر اخلاص کے ساتھ عمل پیرا ہونا ہے' پوری دنیا کے ذرائع ابلاغ اور وسائل تبلیغ کا سب سے اہم اور بڑا فریضہ یہی ہے کہ وہ دین حق کی تلاش اس کی نشر و اشاعت میں انسانیت کی مدد کریں۔ اسی عمل صالح اور کار خیر کی بدولت انسانیت کا وقار بحال ہو سکتا ہے' جاہلیت جدیدہ سے گلوخلاصی ہو سکتی ہے۔ تہذیب و تمدن کے نام سے جو بدتہذیبی ہو رہی ہے اس کا سد باب ہو سکتا ہے۔ انسان دشمن رہنماؤں سے چھٹکارا مل سکتا ہے۔ جو قائدین اپنے ذاتی مقاصد اور مفادات سے ایک لحہ کیلئے باہر نہیں نکل سکتے وہ انسانی فلاح اور آزادی کیلئے کچھ نہیں کر سکتے۔ دین حق کے علمبردار اور وحی الٰہی کے امین' انبیاء و رسل علیہم الصلاۃ والسلام تمام کے تمام ذاتی مفادات سے ہمیشہ بالاتر رہے۔ حتیٰ کہ کبھی کسی نے ذاتی انتقام تک نہیں لیا۔ انہی مقدس شخصیات کا اسوہ حسنہ انسانیت کیلئے شاہراہ امن و سلامتی ہے اور اسی شاہراہ کا نام دین حق ہے اور وہی صراط مستقیم ہے۔ بصورت دیگر آپ دیکھ رہے ہیں کہ اس وقت دنیا سمٹ کر گلوبل ویلج بن چکی ہے۔ لیکن دلوں کے فاصلے بڑھ گئے' تفرقوں کی خلیج وسیع تر ہو رہی ہے۔ اس پرآشوب دور میں صرف اسلام ہے جو تمام انسانیت کو پیغام نجات دے رہا ہے:

ان هـذه امتكم امة واحدة وانـا ربـكم فاعبدون (الانبیاء ۹۲)''یہ تمہاری جماعت ایک ہی جماعت ہے اور میں تمہارا پروردگار ہوں تو میری عبادت کیا کرو''۔ انسان بے شمار اختلافات رکھتے ہوئے بھی ایک ہی رشتہ عبودیت میں منسلک ہیں۔ اگر ایک پروردگار کے آگے جبین نیاز جھکا دیں اور اس کے بھیجے ہوئے رحمۃ اللعالمین ﷺ پر ایمان لے آئیں تو سب اختلاف مٹ جائیں دنیا و آخرت میں فلاح و فوز سے ہمکنار ہو جائیں اور اسی طرح ایک امت بن جائیں جس طرح ان اختلافات کے ظہور سے پہلے تھے اور اس طرح انسانی اخوت و بھائی چارے کی فضاء میں دنیا جنت ارضی بن جائے۔ اللہ تعالیٰ انسانیت کے حال پر رحم فرمائے اور دین حق قبول کرنے کی توفیق بخشے۔ فرمایا:

وان هـذا صـراطـي مستقيما فـاتبعوه ولا تتبعوا السبل فتفرق بـكـم عن سبيله ذلكم وصاكم به لعلكم تتقون۔ (الانعام ۱۵۳)

''اور یہ کہ میرا سیدھا راستہ یہی ہے تو تم اس پر چلنا اور دوسرے رستوں پر نہ چلنا کہ ان پر چل کر اللہ کے رستے سے الگ ہو جاؤ گے۔ ان باتوں کا اللہ تمہیں حکم دیتا ہے تاکہ تم پرہیزگار بنو''۔

دنیا بھر کے جرائد و مجلات' اخبارات و رسائل' ذرائع ابلاغ اور وسائل تبلیغ کے مسلم ذمہ داران اور مدیران سے ہماری دردمندانہ اور مخلصانہ درخواست ہے کہ وہ اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں اور اپنے فرائض منصبی کا احساس و شعور پیدا کریں۔ اس بارے میں اللہ کے حضور جواب دہی کی تیاری کریں اور دنیا کو ذلت و ضلالت سے نکالنے میں اپنا کردار ادا کریں۔ ہماری اللہ کے حضور دعا ہے:

إهـدنا الصراط المستقيم ٥ صـراط الذين أنعمت عليهم غير الـمغضوب عليهم ولا الضالين (الفاتحہ ۶۔۷)

''ہم کو سیدھے راستے پر چلا۔ ان لوگوں کے راستے پر جن پر تو اپنا فضل و کرم کرتا رہا۔ نہ ان کے راستے پر جن پر تو غصے ہوتا رہا اور نہ گمراہوں کے راستے پر'' (آمین ثم آمین)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆